112455 ـ كيا مادہ منويہ ميں موجود خون كا اپنى منگيتر كو بتانا ضرورى ہے

سوال

ميں اٹھائيس برس كا جوان ہوں، ميں ايك مشكل كا شكار ہوں ميرے مادہ منويہ ميں كئى برس سے خون كى مقدار پائى جاتى ہے، ميں ڈاكٹر كے پاس گيا اور كئى ايك ٹيسٹ كرائے اور ڈاكٹر نے ميرے ليے دوائى تجويز كى ليكن ابھى تك مادہ منويہ سے خون كى مقدار كم نہيں ہوئى.
ميرا سوال يہ ہے كہ آيا ميں جس لڑكى سے منگنى كرنا چاہتا ہوں كيا اسے منگنى سے قبل اس بيمارى كے متعلق بتانا ضرورى ہے، يہ علم ميں رہے كہ اس كا بيوى پر كوئى اثر نہيں ہے كيونكہ مادہ منويہ ميں ميكروب كا وجود نہيں، اور يہ عمومى نيچرل تناسب كے مطابق ہے (مادہ منويہ كے جرثوموں ميں كچھ كمزورى پائى جاتى ہے).

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مادہ منويہ ميں خون كى موجودگى ايسا عيب شمار نہيں ہوتا جس كى بنا پر خاوند اور بيوى ميں سے كسى ايك كو اختيار كا حق حاصل ہو جاتا ہے، بلكہ يہ ايك بيمارى ہے جو مرد كو بعض وجوہات كى بنا پر لاحق ہوتى ہے اور اس كا علاج اور شفايابى ممكن ہے.

اسى طرح يہ ان عيوب ميں بھى شامل نہيں ہوتا جو بيوى كے ليے خاوند سے نفرت كا باعث بنے، اس ليے منگيتر كے ليے ضرورى نہيں كہ وہ اس علت كے متعلق اپنى منگيتر كو بتائے، بلكہ اللہ سبحانہ و تعالى سے شفايابى كى دعا كرے.

ليكن اگر يہ بيمارى بانجھ پن كا باعث بنے، يا پھر اولاد پيدا كرنے ميں شديد كمزورى كا باعث ہو، تو اس صورت ميں اپنى منگيتر كو بتانا ضرورى ہے، كيونكہ اولاد كا حصول خاوند اور بيوى دونوں كا حق ہے، اور نكاح كے اہم ترين مقاصد شامل ہوتا ہے، اس ليے عيب كو چھپانا جائز نہيں كہ كہيں اس مقصد ميں مخل نہ ہو.

امير المومنين عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہ نے ايك بانجھ شخص كو كہا تھا كہ شادى سے قبل عورت كو بتا دو كہ وہ بانجھ ہے اور اولاد پيدا نہيں كر سكتا " انتہى

ماخوذ از: زاد المعاد (5 / 183).

ابو يعقوت الكوسج كى روايت سے مسائل امام احمد بن حنبل نمبر (1282) ميں درج ہے:

" میں نے عرض کیا: کیا بانجھ شخص کسی عورت سے شادی کر سکتا ہے ؟

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب اسے اپنے متعلق علم ہو تو وہ واضح کر دے ہو سکتا ہے عورت اولاد چاہتی ہو.

اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جیسے انہوں نے کہا ہے؛ کیونکہ وہ اسے دھوکہ نہیں دے سکتا " انتہی

اسے ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بھی المغنی (6 / 653) میں نقل کیا ہے، اور اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی بانجھ پن کو فسخ موجب کرنے والے عیوب میں شمار کیا ہے، لیکن جمہور اہل علم اس کے خلاف ہیں.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (30 / 268).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21592) کے جواب کا مطالعہ کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں بانجھ ہوں اور میری اولاد نہیں ہے، لیکن میری بیوی کو اس کا علم نہیں، کیونکہ میں نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ میری بیوی کو مت بتائے کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ بیوی مجھے چھوڑ کر چلی جائیگی، کیا میں نےایسا کر کے گناہ کا ارتکاب تو نہیں کیا؛ کیونکہ شادی سے قبل ہی مجھے علم تھا کہ میں بانجھ ہوں، لیکن اس کے باوجود میں نے اسے نہیں بتایا ؟

کمیٹی کےعلماء کرام کا جواب تھا:

" جو کچھ ہو چکا اور آپ علم رکھنے کے باوجود اپنے بانجھ ہونے کو بیوی سے چھپایا اس پر آپ توبہ کریں؛ کیونکہ آپ نے بیوی کو دھوکہ دیا، اب آپ اس سے معافی مانگی اور اسے راضی کریں ہو سکتا ہے وہ آپ کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر راضی ہو جائے " انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 13).

کمیٹی کے علماء سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

کیا خاوند کے بانجھ ہونے کے باعث بیوی کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اس غرض کی بنا پر عورت کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ نسل پیدا کرنا مقاصد نکاح میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

الشيخ عبد العزيز بن عبد اللہ بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفي.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 396).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس شخص میں کوئی عیب ہو اسے وہ عیب رشتہ دینے والوں کو بتانا چاہیے، خاص کر یہ عظیم بانجھ پن کا عیب تو ضرور بتایا جائے؛ کیونکہ عورت کو بھی حصول اولاد کا حق حاصل ہے، اسی لیےعلماء کرام کا کہنا ہے کہ:

" آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنا حرام ہے.

اس لیے اسے ضرور بتانا چاہیے کہ وہ بانجھ ہے، تا کہ شادی بصیرت و علم پر کی جائے، پھر فرض کریں اگر وہ انہیں بتاتا اور بعد میں اس عیب کا علم ہو تو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے اس سے نکاح فسخ ہو جائیگا " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح لقاء نمبر (7) سوال نمبر (26).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ایك عورت نے سات برس قبل شادی کی میڈیکل رپورٹ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس کا خاوند اولاد پیدا نہیں کر سکتا تو کیا عورت اپنے بانجھ خاوند سے طلاق طلب کر سکتی ہے یا آپ اسے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

شیخ کا جواب تھا:

جی ہاں وہ طلاق طلب کر سکتی ہے؛ کیونکہ اسے بھی حصول اولاد کا حق حاصل ہے، جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا خاوند بانجھ ہے اور اولاد پیدا نہیں کر سکتا تو وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے.

لیکن یہاں یہ دیکھنا باقی ہے کہ: کیا طلاق طلب کرنا اولی اور بہتر ہے یا کہ خاوند کے ساتھ رہنا بہتر ہے ؟

دیکھا جائیگا کہ اگر مرد صاحب خیر و بھلائی اور دین و اخلاق کا مالك ہے تو اس کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں وگرنہ اس کے لیے افضل ہے کہ وہ طلاق لے کر کوئی ایسا خاوند تلاش کرے جو اولاد پیدا کر سکتا ہو.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم زیادہ محبت کرنے اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح نمبر (37) سوال نمبر (10).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ ڈاکٹر سے اولاد پیدا کرنے کے بارہ میں دریافت کریں، اگر تو وہ بتاتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کا احتمال بہت ہی شدید کمزور ہے، تو آپ اپنی منگیتر کو اس کے متعلق ضرور بتائیں، لیکن اگر کمزوری قلیل سی ہے تو پھر آپ کسی کو مت بتائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے اپنے لیے توفیق نجات کی دعا کریں اور آپ صرف مناسب دوائی اور علاج پر انحصار مت کریں بلکہ دعا کا بھی ضرور سہارا لیں.

واللہ اعلم .